كلمة الحرمين

سید اکرام الحق جاوید

جہاد کے نام پر تخریب کاری!

ناممکن، ناممکن!

کیا حکومت اور مدرسے ایک دوسرے سے ڈرتے ہیں؟ نہیں... دونوں نہیں ڈرتے... انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ ایک دوجے سے خوف کھائیں؟ حکومت تو حکومت ہی ہوتی ہے وہ بھلا مدرسوں سے ڈرتی ہے؟ اور مدرسوں کو کیا پڑی ہے کہ وہ حکومت سے ڈرتے پھریں۔ دوڑ دونوں کیلئے اور میدان بھی دونوں کیلئے برابر ہیں۔ حکومت کو ڈرنا ہو تو وہ امریکہ سے ڈرے کہ جس کے ہاتھوں میں اقتدار کی زمام سمجھی جاتی ہے۔ حکمرانوں کے آنے جانے کے موسم کا اس کو پتہ ہے۔ لیکن حکومت کی امریکہ سے ''ٹھیک'' ہے۔ اس لئے اسے فی الحال کوئی خطرہ نہیں۔ رہ گئے مدرسے تو وہ اللہ کے علاوہ کیوں ڈرنے لگیں کسی سے؟؟؟ جس اللہ کے ہاتھ میں مدرسے کے اساتذہ اور بچوں کا رزق ہے اس سے ہی انہیں ڈرنا چاہئے۔ حکومت انہیں زکوۃ دیتی ہے نہ گرانٹ، نہ سالانہ بجٹ میں معاونت کرتی ہے اور نہ ہی عید شب برات پر کوئی تعاون! چنانچہ اگر مدارس کو ڈرنا بھی ہوگا تو وہ اپنی انتظامیہ سے کنی کترائیں گے، حکومت سے نہیں ڈریں گے۔

لیکن حقیقت ایسی بھی سیدھی سادھی نہیں۔ اس اعتراف میں کوئی جھوٹ نہیں کہ حکومت مدارس سے ڈرتی ہے اور یہ بھی بعید از قیاس نہیں کہ مدرسے بھی خوف کھائے بیٹھے ہیں کہ حکومت نہ جانے ان کے ساتھ کیا کرے گی؟ وفاقی وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام بہت سے انقلابی فیصلے کئے گئے ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام مدرسہ بورڈ بن چکا ہے اور ادھر مدارس کے تحفظ کی ایکشن کمیٹی بھی بن چکی ہے۔ ''اتحاد تنظیمات تحفظ مدارس'' کے وفد نے وفاقی وزیر مذہبی امور اور وفاقی وزیر داخلہ سے ملاقاتیں کیں۔ بات ایک اجلاس میں حل ہونے والی نہیں چند ماہ تو لگیں گے۔ گزشتہ کئی ہفتوں سے تسلسل کے ساتھ وہ تخریبی عناصر گرفتار ہو رہے ہیں جنہوں نے ملک میں تخریبی کاروائیاں کیں۔ جن میں کوئی امریکی تو نہیں مرا البتہ بے گناہ

اور معصوم پاکستانی ضرور ہدف بنے۔ یہ لوگ جو گرفتار ہو رہے ہیں ان میں سے چند پابندی لگنے والی مذہبی تنظیموں کے ارکان اور آلہ کار ہیں اور چند وہ بھی ہیں جو جہاد کا کام رکنے کے بعد نئے کام پر نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ کوئی بھلا ان سے پوچھے کہ اے بھلے مانسو! اگر تمہیں امریکہ اور امریکیوں سے دشمنی ہے تو پھر امریکہ جا کر ان کو مارو۔ اپنے ملک میں امریکی اول تو مرتا نہیں اور اگر مر بھی جائے تو خواہ مخواہ وطن کو بدنام کس لئے کرتے ہو؟ اپنے ملک کی رسوائی اور سینکڑوں ناحق لوگوں کے خون بہانے سے تمہیں کیا حاصل؟ امریکی بڑی وافر مقدار میں اب بھی افغانستان میں ہیں۔ وہاں جاؤ اور اسی میدان میں انہیں واصل جہنم کرو جہاں پر انہوں نے ہزاروں مجاہدوں کو شہید کیا۔ اس طرح ایک تو پاکستان کے چہرے پر کالک نہیں لگے گی، دوسرے یہ کہ امریکیوں کو بھی اپنی طاقت کا اندازہ ہو جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تخریب کاری کے اصل ملزم گرفتار ہو رہے ہیں اور گرفتار ہونے والوں کا تعلق مذہبی، حلقوں اور مدارس سے نکلتا ہے۔ اس لئے پوری دنیا پاکستانی مدارس کو تخریب کاری کی چھاونیاں سمجھتی ہے۔ جو لوگ پاکستان میں رہ کر امریکہ کی مخالفت کر رہے ہیں اور امریکہ کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں لامحالہ ان کا فکری تعلق اسامہ بن لادن اور طالبان سے نکل آتا ہے۔ جنہوں نے پورے امریکہ کو ہر وقت حالت جنگ میں لا کھڑا کیا ہے۔ وہ امریکہ کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں اور امریکہ ان کو ''مکانے'' پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ حالانکہ زیادہ ادھار امریکہ کا پاکستان نے ہی دینا ہے۔ افغانستان وہ ملک ہے جس نے کسی بھی ملک کا ایک آنہ نہیں دینا تھا۔

افغانستان کی جنگ تتر بتر ہو چکی۔ بہت سی چنگاریاں پاکستان میں سلگ رہی ہیں۔ تخریب کاری کی کوئی بھی واردات امریکہ، بھارت، افغانستان اور خود پاکستان کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ بھارت سے ہم زمینی حالت جنگ میں ہیں۔ امریکہ سے ہم فکری اور آفاقی حالتِ جنگ میں ہیں اور پاکستان میں اسرائیل اور بھارت کے ایجنٹ ہر پاکستانی کی جان کے درپے ہیں۔ کوئی پتہ نہیں کب کوئی دھماکہ کہاں ہو جائے؟

مدارس، جو خود کو اسلام کا قلعہ کہا کرتے تھے، ان تخریبی سرگرمیوں میں کسی نہ کسی حوالے سے ملوث ہو کر اب ''اسلحہ جاتی مورچے'' بن چکے ہیں۔ تقریباً ایسا ہی ہوا کہ پاکستان کی ہر دینی و مذہبی جماعت کے مدارس بھی ہیں، ان کی کوئی نہ کوئی جہادی تنظیم بھی ہے اور جذبۂ جہاد سے سرشار مجاہدین کے پاس بھاری مقدار میں اسلحہ بھی!!!

کراچی شہر کو ہی لے لیں۔ یکے بعد دیگرے دو تین وارداتیں ہوئیں۔ اس میں جدید اور خوفناک اسلحہ استعمال ہوا اور ملزمان کے قبضے سے بھی بھاری مقدار میں آتشیں اسلحہ ملا۔ بم، گرنیڈ، کلاشنکوفیں، اور نہ جانے کیا کیا؟ یہ کسی کے باپ نے انہیں خرید کر نہیں دیا۔ یہ وہی اسلحہ ہے جو کشمیر کے جہاد کیلئے ''کشمیر فنڈ'' اکٹھا کر کے خریدا گیا۔ اب یہ کس کام آرہا ہے؟ امریکہ کو شکست سے دوچار کرنے کیلئے اور موجودہ حکومت کو ہراساں کرنے کیلئے، عوام کو بے چین کرنے کیلئے اور ملک میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کیلئے!!

ظالمو! اپنے وطن کی حرمت سے تو نہ کھیلو۔ اپنے بھائیوں کو تو موت کے منہ میں نہ دھکیلو۔ اپنا گلشن تو نہ اجاڑو۔ لیکن یہ باز نہیں آرہے۔ اسلام -- جو سلامتی کا دین ہے وہ تو کافر ہمسائے کی جان و مال کے تحفظ کو بھی یقینی بناتا ہے۔ وہ مدارس جو اسلحہ اور خون کی اس دوڑ میں شامل نہیں ہیں ان کو تو حکومت کی پابندیوں، چھاپوں اور گرفتاریوں کا تو کوئی خطرہ نہیں۔ وہ اس متشدد گروہ کے ساتھی کیوں بنیں؟ وہ ان کی بولی کیوں بولیں؟ وہ حکومت کے خلاف تحریک کے ساتھی کیوں بنیں؟ رہ گئی بات مدارس میں کمپیوٹر لانے کی، مدارس کے بچوں کو سائنس پڑھانے کی اور انگریزی سکھانے کی تو کون دانشمند اس کی مخالفت کر سکتا ہے؟

جس طرح حصولِ علم کیلئے مدارس کے دروازے ہر ایک کیلئے کھلے ہیں۔ اسی طرح ہر قسم کے فائدہ مند علم کیلئے اہل علم کے دل بھی کھلے ہونے چاہییں اور دل وسیع ہیں۔ وہ مدارس جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات کرتے ہیں ان کو تو کوئی خطرہ نہیں... ہاں! جن مدارس کے فنڈز میں غیر ملکی سرمایہ تخریب کاری کیلئے آتا ہے ان کو آڈٹ سے خوفزدہ ہونا چاہئے اور وہ مدارس ہی شور ڈال رہے ہیں۔ اگر مدارس بجلی استعمال کر رہے ہیں، ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں، موبائل بجتے ہیں، پنکھے چلتے ہیں تو وہاں کمپیوٹر آنے میں کیا مضائقہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض مدارس اپنی ان ''غیر نصابی سرگرمیوں'' پر گرفت سے خائف ہیں اور حکومت اس لئے پریشان ہے کہ جب تک ان مدارس کو کسی ضابطۂ اخلاق (رجسٹریشن) میں نہیں لایا جائے گا تخریب کاری کی پنیری ان نرسریوں سے اگتی رہے گی۔

مدارس اور حکومت دونوں ہی ایک دوسرے سے خائف ہیں۔ لیکن مستقبل کے حالات اس امر کی چغلی کھا رہے ہیں کہ پاکستان کو بچانے کیلئے اس تخریب کاری کو روکنا ہوگا تاکہ ملک ترقی کر سکے۔ ہر ایک کی جان و مال محفوظ ہو اور مدارس کو ایک نظم کی لڑی میں پرونے کیلئے ان پر لازم ہے کہ وہ یہ عہد کریں کہ آئندہ یہ مدارس تخریب کاری اور دہشت گردی کیلئے استعمال نہ ہوں گے! ورنہ اس کے علاوہ امن ممکن نہیں۔ جس کو یقینی بنانا ہر شہری پر لازم ہے۔

لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ کس مسلک اور کن مدارس کے ''ہونہار طلبہ'' وطن عزیز میں تخریب کاری کررہے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان میں ایک مدرسہ بھی اہل حدیث مسلک کا نہیں ہے۔ اہل حدیث دنیا کا واحد مسلک ہے جو محمد مصطفیٰ کے نقش قدم پر چلتا ہے، جنہیں جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے ان کے پیروکار اور امتی کس طرح لوگوں کی زندگیوں سے کھیل سکتے ہیں؟ قرآن وحدیث امن وسلامتی کی علامت ہیں۔ اس راستے کا ہر سالک، ہر رہرو اور ہر مسافر عوام کی زندگیوں کی ضمانت تو بن سکتا ہے، ان کیلئے ہلاکت کا سامان نہیں بن سکتا

ہمیں یہ بات لکھتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ ہمارے مسلک کا دامن صاف ہے۔ ہمارا چہرہ اجلا ہے اور ہمارے ہاتھ ید بیضا کی عملی تعبیر ہیں۔ ہم یہ بات بانگ دہل کہتے ہیں اور یہ مطالبہ برسر عام کرتے ہیں کہ اسلام کے نام پر دھبہ بننے والے ''مسلمان نما تخریب کاروں'' کو حکومت عبرت کا نشان بنا دے۔ ان کے نیٹ ورک کی جڑوں کو کھوکھلا کر دے۔ ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ یہ وہی چہرے ہیں جو جہاد کے نام پر تخریب کاری کر رہے ہیں۔ زمانہ اسی خدشے کی نشاندہی کر رہا تھا، سو وہ ہو رہا ہے جو نہیں ہونا چاہئے تھا اور جو ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو رہا۔

تخریب کار کا کوئی مسلک نہیں ہوتا۔ یہ انسانیت کے دشمن ہوتے ہیں۔ ایسے عناصر سے اس معاشرے کو پاک کرنے میں مسلک اہلحدیث حکومت کے ہر اقدام کا ساتھ دے گا۔ حکومت نے گزشتہ ہفتوں کے دوران جو تخریب کار گینگ پکڑے ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بعد اب اللہ کا شکر ہے کہ ملک میں یہ کاروائیاں بہت حد تک کم ہو گئی ہیں۔ اس نیٹ ورک کا تانا بانا توڑنے میں اگر کچھ نام نہاد علماء بھی شامل ہوں تو بلاشبہ اور بے خوف و خطر ان کو بھی عدالت کے کٹہرے تک لانا چاہئے کہ اسلام امن کا دین ہے اور تخریب کاروں سے چھٹکارا حاصل کرنا امن کے قیام کا حصہ اور دین کو فروغ دینے کی صحیح سمت میں راست اقدام ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ

فضیلۃ الشیخ محمد بن عبدالرحمٰن العساکر کا سانحۂ انتقال!

الریاض (سعودی عرب) کے مشہور متدین ومخیّر تاجر فضیلۃ الشیخ محمد بن عبدالرحمٰن العساکر گزشتہ دنوں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد میں ادا کی گئی۔